سوال

(28) اہل بیت کے لیے صدقہ لینے کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا اہل بیت صدقے کا مال لے سکتے ہیں اگر وہ محتاج ہوں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اہل بیت کے لئے فرضی صدقہ یعنی زکوۃ کا مال لینا حرام ہے۔ اوراس پر تقریبا تمام اہل علم کا اتفاق ہے۔ کیونکہ آپ نے فرمایا:

''إن الصدقة لا تحل لآل محمد إنما هی أوساخ الناس''[مسلم :2530]

صدقہ آل محمد کے شایان شان نہیں ہے۔ یہ تو لوگوں کی مالوں کی میل ہے۔

باقی رہا نفلی صدقہ، تو اس کے بارے میں اکثر اہل علم جواز کے قائل ہیں کہ اہل بیت اگر ضرورت مند ہوں تو نفلی صدقہ لے سکتے ہیں۔ اور فقہاء اربعہ سے یہی مشہور ہے۔ امام شافعی فرماتے ہیں:

"ولا یحرم علی آل محمد صدقة التطوع، إنما یحرم علیهم الصدقة المفروضة:

آل محمد پر نفلی صدقہ حرام نہیں ہے، ان پر فرضی صدقہ حرام ہے۔ "الأم" (2/88)

امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ وہ مکہ اور مدینہ کے درمیان واقع اوقاف سے پانی پی لیا کرتے تھے۔ ان سے پوچھا گیا کہ یہ تو صدقے کا مال ہے جو آپ پر حرام ہے تو انہوں نے جواب دے کہ (إنما حرمت علینا الصدقة المفروضة) ہم پر فرضی صدقہ حرام ہے۔ الأم" (2/88)

مذکورہ دلائل سے معلوم ہوتا ہے کہ اہل بیت اگر محتاج ہوں تو ان کے لئے نفلی صدقہ قبول کرنا جائز ہے۔

ہذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

[کتاب الصلاۃ جلد 1]